رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

ALHAQ DELHI

الحق

جاء الحق وزهق الباطل

قیمت سالانہ عہ

ڈاکٹر ایس. کے برمن کی مشہور دوائین

اصلی عرق کافور

جب ہر دیکھو گرمی کا موسم آیا جہان تہان ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس. کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا اسقدر برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے. یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو قیمت فی شیشی ۴ر محصول ڈاک ہر ایک ۵ر

عرق پودینہ

ولایتی پودینے کی ہری ہری پتیون سے عرق بنا ہے اسکا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے. اور خوشبو بھی تازی پتیون کی سی ہے یہ عرق ڈاکٹر ایس کے برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ نہایت مفید ہے پیٹ پھولنا. ڈکار آنا پیٹ مین درد. بدہضمی متلی اشتہا کم ہونا وغیرہ ریاح کی علامات جلد دور ہو جاتی ہے قیمت فی شیشی ۸ر محصول

ڈاکٹر ایس. کے. برمن نمبر ۵ و ۶
تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

الحق بکڈپو کی کتابین

تفسیر اتقان اردو

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی تفسیر کا بامحاورہ اردو ترجمہ دو جلدون مین ہے. اس تفسیر کی خوبی بیان سے باہر ہے جس حسن و خوش اسلوبی سے امام مرحوم نے اس نادر تالیف مین حقایق و معارف قرآن مجید کو بیان فرمایا ہے. دیگر ضخیم تفسیرون مین بھی وہ موجود نہین. جملہ علوم و ہر علم کے انواع و اقسام از قبیل عام مجمل مفصل محکم و متشابہ ظاہر و نص. کیفیت نزول اسباب نزول. جاے نزول. اعجاز طریق استنباط وغیرہ امور کو نہایت تفصیل سے لکھا ہے. ہر دو جلد کی اصلی قیمت ۸ تھی رعایتی عہ محصول ۸ر

حمایل بفشر

ترجمہ شمس العلماء حافظ ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی مرحوم تقطیع پر ۸ صفحے ایک صفحہ مین متن دوسرے صفحہ مین مقابل ترجمہ و حاشیہ پر فواید ہر آیت کے متعلق سلسلہ وار

ہندسہ لگا کر اسیکے مطابق نشان لگا دیئے ہین مجلد ۲

منتخب تاریخ اسپین اردو

یہ ایک زبردست تاریخ اسلامی عروج و حکومت ہسپانیہ کی ہے جس کو انگریزی سے مسٹر محمد احمد صاحب بیرسٹر نبیرہ سر سید مرحوم نے اردو لباس پہنایا اور عمدہ نفیس و خوشخط کاغذ پر چھپوایا. اصلی قیمت للعہ مترجم مرحوم کے فوت ہو جانے سے اس کی چند جلدین ہم نے اور ہی خرید لی ہین ورنہ اس کا اسیر ۵ چہنالک ہے رعایتی قیمت بر دفتر الحق دہلی سے مجلد عہ مین اور مجلد نفیس ۸ مین علاوہ محصول ملے گی. جلد درخواستین بھیجو. ورنہ پھر ایسی کتاب اس قیمت پر نہ مل سکے گی. دیگر مطبع والے تاجران کتب نے اس کی قیمت للعہ رکھی ہے.

ضرورت ہے

آریون کے مقصد ان بڑے بڑے اعتراضون کا معقول و منقول سے جواب ... اسلام پر ہمیشہ کرتے رہتے ہین قیمت ۸

دنیا میں حیرت انگیز ایجاد

بال اڑانے کا صابن

امریکہ کے مشہور شہر پورٹ لینڈ کے اخبار مارننگ اوریگونین نے ہمارے صابن کو حیرت انگیز سے موسوم کیا ہے علاوہ ازیں بیسیوں اخبارات نے قیمتی رائے ظاہر کی ہے والیان ریاست تحصیلدار جج حکیم ڈاکٹر یورپین لیڈیاں ہماری صابن کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔

صابن کی طرح بالوں پر ملنے سے فوراً بال اڑ جاتے ہیں۔ کسی قسم کی جلن سوزش خارش یا کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی بلکہ جلد خوبصورت اور ملائم ہو جاتی ہے عورتیں اور بچے جو نازک ہیں ان کے بال دور کرنے کے واسطے نہایت مفید ہیں۔ نازک مزاج یا کاروباری اشخاص کے لئے یہ صابن عجیب تحفہ ہے۔ جلد پر کوئی داغ یا نشان نہیں چھوڑتا۔ بال دیر سے پیدا ہوتے ہیں اور وہ بھی ملائم اور باریک۔ حکیموں ڈاکٹروں کے علاوہ ایڈیٹران اخبارات نے اسکو جادو کا صابن مانا ہے عنقریب ہندوستان کے بڑے بڑے سوداگروں سے ملیگا۔

گورنمنٹ آف انڈیا

کا بھی شکریہ ادا کیا جاتا ہے جس نے اس خاکسار کو ساٹ شکوری کی چٹھیات روانہ فرما کر حوصلہ افزائی فرمائی ہے اور خوشنودی کا یقین دلایا ہے۔ سب سے پہلے میری ایجاد پر نقلی صابنوں کے بیچنے والوں کی نسبت مبارکباد دیتے ہیں کیونکہ خطرہ زیادہ پائے جاتے ہیں آجکل تقریباً ایک لاکھ اشخاص ہمارا صابن لگا چکے ہیں اس کی ماہواری بکری ... سو روپیہ

فی ٹکیہ آٹھ آنہ (۸/) فی بکس ... جو ... آنے والی میں ملتی ہوتی ہیں۔ ... آنہ (۲/۱) ۱ بکس (۱۲/) ۴ بکس (۳) محصول پارسل ۴/ ... ۱۲/

ڈاکٹر محمد حسین ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن امرتسر
کارخانہ صابن بازار ...

جلد ۲ مطبوعہ ۲۵ر اکتوبر ۱۹۱۲ء یوم جمعۃ المبارک نمبر ۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخبار الحق دہلی

۱۳۳۰ ہجری

ایمان بالغیب

ایمان کسکو کہتے ہین اور ایمان لانے پر کیون انعام ملتا ہے ؟

ایمان اسی بات کا نام ہے کہ جو بات پردہ غیب مین ہو اوسکو قرائن مرجحہ کے لحاظ سے قبول کیا جائے یعنے اسقدر دیکھ لیا جائے کہ مثلاً صدق کے وجوہ کذب کے وجوہ پر غالب ہین اور قرائن موجودہ ایک شخص کے صادق ہونے پر بہ نسبت اوس کے کاذب ہونیکے بکثرت پائے جاتے ہین گویا ایمان اوس طرز قبول کا نام ہے کہ جب بعض پہلو کسی حقیقت کے جسپر ایمان لایا جاتا ہے مخفی ہون اور نظر دقیق سے سوچکر اوس حقیقت کو قبل اسکے کہ وہ بکلی کھل جائے قبول کرلیا جائے۔ یہی ایمان ہے جس پر ثواب مترتب ہوتا ہے۔ اور متقی کی سب سے پہلی تعریف اور علامت بھی یہی ہے کہ "الذین یومنون بالغیب" جو غیب پر ایمان لاوے اگرچہ رسولون اور نبیون اور اولیاء کرام علیہم السلام سے بلا شبہ معجزات کرامات نشانات بھی ظاہر ہوتے ہین مگر متقی اور سعید آدمی ان نشانون کے بعد قبول کرتے ہین وہ خدا تعالےٰ کی نظر مین حقیر اور ذلیل ہین بلکہ قرآن کریم باواز بلند فرماتا ہے کہ ولقد جاءتھم رسلھم بالبینٰت فما کانوا لیومنوا بما کذبوا من قبل کذٰلک یطبع اللہ علی قلوب الکٰفرین یعنی پہلی امتون مین جب ان کے نبیون نے نشان دکہلائے تو ان نشانون کو دیکھکر بہی لوگ ایمان نہ لائے اس لئے کہ وہ پہلے "تکذیب کرچکے تھے اسی طرح ایسے مکذبون کے دلون پر اونکی شامت اعمالی و تکذیب حق کی سزا مین خدا مہرین لگا دیتا ہے۔ ایک اور آیت مین فرمایا ہے کہ واقسموا باللہ جھد ایمانھم لئن جاءتھم اٰیۃ لیومنن بھا

قل انما الاٰیٰت عند اللہ وما یشعرکم انھا اذا جاءت لا یومنون ونقلب افئدتھم وابصارھم کما لم یومنوا بہ اول مرۃ ونذرھم فی طغیانھم یعمھون - الانعام ۱۳۶

پس جو لوگ نشان دیکھنے کے بغیر حق کو قبول نہین کرسکتے وہ نشان کے بعد بہی قبول نہین کرتے کیونکہ نشان کے ظاہر ہونے سے پہلے وہ بالجہر منکر ہوتے ہین۔ اور علانیہ کہتے پھرتے ہین کہ یہہ شخص کذاب اور دجال اور فریبی اور جہوٹا ہے اس نے کوئی نشان نہین دکہایا۔ اور ان کی ضلالت کا زیادہ یہہ موجب ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ بھی بباعث آزمائش اپنے بندون کے نشان دکھلانے مین عمداً تاخیر اور توقف ڈالتا ہے اور وہ لوگ تکذیب اور انکار مین بڑہتے جاتے ہین یہانتک کہ انکار مین ترقی کرتے کرتے اپنی راؤن کو پختہ کرلیتے ہین اور دعوے سے کہنے لگتے ہین کہ درحقیقت یہہ شخص کذاب ہے مفتری ہے منجانب اللہ نہین ہے۔ پس جب وہ شدت سے اپنی رائے کو قائم کرچکتے ہین اور تقریرون کے ذریعہ اور تحریرون کے ذریعے سے اور مجلسون مین بیٹھکر اور منبرون پر چڑھکر اپنی رائے کو زور شور سے پہیلا دیتے ہین تب عنایت الٰہی توجہ فرماتی ہے کہ اپنے عاجز بندے اور مامور کی عزت اور صداقت ظاہر کرنے کے لئے کوئی نشان ظاہر کرے۔ سو اس وقت کوئی غیبی نشان ظاہر ہوتا ہے جس سے صرف وہ لوگ فائدہ اٹھاتے ہین جو پہلے مان چکے تھے اور انصار حق مین داخل ہو گئے تھے یا وہ جنہون نے اپنی زبانون اور اپنی قلمون اور اپنے خیالات کو مخالفانہ اظہار سے بچالیا تھا۔ لیکن وہ بدنصیب گروہ جو مخالفانہ راؤن کو ظاہر کرچکا تھا نشان دیکھکر بھی قبول نہین کرتا کیونکہ وہ تو اپنے رائے علے روس الاشہاد شایع کرچکا۔ اشتہار دیچکا۔ مہرین لگا چکا کہ یہہ شخص درحقیقت کذاب ہے اس لئے اب اپنی مشہور و مشتہر رائے سے مخالف اقرار کرنا اسکے لیے سرخ موت سے بھی زیادہ سخت ہوجاتا ہے اس سے اسکی ناک کٹتی ہے اور ہزارون لوگون پر اس کی حماقت ثابت ہوتی ہے کہ پہلے تو کس زور شور سے دعوے کرتا تھا کہ یہہ شخص ضرور کاذب ہے ضرور کاذب ہے۔ اور قسمین کہاتا تھا اور اپنی عقل اور علمیت جتلاتا تھا اور اب اسی کی تائید کرتا ہے اور اسکو صادق ماننے لگا ہے۔

الغرض ایمان کے مفہوم کے لیے یہہ بات ضروری ہے کہ ایمان

بسنر وان کو مان لیا جاوے اور جب ایک چیز کی حقیقت ہر طرح سے کھل جاوے اور واقعہ حقیقۃ اوسکا کھل جاوے تو پھر اسکا مان لینا ایمان میں داخل نہیں۔ مثلاً آفتاب جو دن کا وقت ہے اگر کوئی یہہ کہے کہ مین اس پر ایمان لاتا ہون کہ اب دن ہے رات نہیں ہے تو اس کے اس ماننے مین کیا خوبی ہوئی اور اس ماننے مین اوسے دوسرون پر کیا فضیلت ہے متقی اور سعید کی پہلی نشانی یہی ہے کہ اس بابرکت بات کو سمجھ لے کہ ایمان کس چیز کو کہا جاتا ہے کیونکہ جس قدر ابتدا دنیا سے لوگ انبیا کی مخالفت کرتے آئے ہین۔ ان کی عقلون پر یہی پردہ پڑا ہوا تھا کہ وہ ایمان کی حقیقت کو نہین سمجھتے تھے اور چاہتے تھے۔ کہ جب تک دوسرے امور مشہودہ محسوسہ کیطرح انبیا کی نبوت اور ان کی تعلیم نہ کھل جائے تب تک قبول کرنا مناسب نہین اور وہ بیوقوف یہہ خیال نہین کرتے تھے۔ کہ کھلی ہوئی چیز کو ماننا ایمان مین کیونکر داخل ہوگا۔ وہ تو ہندسہ اور حساب کیطرح ایک علم ہوا نہ کہ ایمان۔ پس یہی حجاب تھا کہ جس کی وجہ سے ابوجہل اور ابولہب وغیرہ اوائل مین ایمان لانے سے محروم رہے اور پھر جب اپنی تکذیب مین پختہ ہو گئے اور مخالفانہ راؤن پر اصرار کر چکے اسوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے لئے کھلے نشان ظاہر ہوئے تب انہون نے کہا کہ اب قبول کرنے سے مرنا بہتر ہے بعینہ حالت امرتسری یہودی اور اوسکے ہمخیال ہر اور مشغل لوگون کی ہے جنہون نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار بلیغ کر کے اپنی راؤن کو شہرت دی تو بعد ظہور نشانات صداقت اب ان کو ماننا ز دموت کے برابر ہو گیا اور ابوجہل موت پر ہی دنیا کو چھوڑنا گوارا کر لیا۔ ان تاریکی کے فرزندون مرنے پہ نہ جانا کہ انبیا اور رسولون پر ایمان لانیکو دکہ ہمارے جیسے ہی انسان کہاتے پیتے چلتے پھرتے ہین بیاہ شادی کرتے بھوک پیاس رنج وراحت مین مبتلا ہوتے غرض تمام حوائج بشری سے متصف ہین) ہمین کیون مکلف بنایا گیا انکی شخصیت جسمانیت بشریت (جو کہ ہر ایک انسان کو خواہ وہ دہریہ ہو یا خدا پرست یہودی ہو یا عیسائی برہمو ہو یا آریہ یکسان نظر آتی ہے) کے ماننے کو کہا ہے ؟ اگر اسکا ہی نام ایمان کہلاتا تو اس سے تو کسی فرد واحد کو بھی انکار نہین ہوتا۔ پھر غیر مسلم سے مواخذہ کیا ؟ وہ بھی تو مانتے ہین کہ آدم۔ ابراہیم۔ موسیٰ عیسیٰ۔ محمد صلے اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام دنیا مین انسان موجود تھے جو دنیا مین پیدا ہوئے اور ہماری طرح بشریت کی زندگی گذار کر وفات ہو گئے۔ اتنا ماننے پر بھی جبکہ وہ مغضوب اور مردود اور ملعون ہی کہلاتے ہین تو معلوم ہوا کہ بشریت انبیا کے ماننے کا نام ایمان نہیں۔ بلکہ ایمانیات میں جو انبیا و رسل کو داخل کیا ہے اس مین ضرور کوئی غیب ہے پس وہ غیب کیا ہے صرف نبوت اور رسالت جو غیر مرئی اور غیر محسوس شے محض پردہ غیب مین ہے اسکو ماننے کا نام ایمان ہے اور وہ دو اور دو چار کیطرح یا ریاضی و ہیئت کی طرح کسی علم سے نہین پہچانی اور جانی جاتی۔ بلکہ محض تقوی اور خشیت اللہ اور شرافت سے وہ سمجھ مین آتی ہے۔ تبھی تو اس کو ایمانیات مین داخل کیا اگر وہ ظاہر مشہود اور محسوس ہوتی تو اوس پر ایمان لانیکے لئے ہم مکلف ہی کیون ہوتے اور پھر ماننے پر کسی انعام اور رضا مندی الہی کے مستحق اور نہ ماننے سے سزا اور غصہ الہی کے مورد کیون بنتے ؟ ضرور ضرور نبوت اور رسالت مخفی اور مجہول لکنہ شے ہے تب ہی ایمانیات مین داخل اور غیب مین شامل ہے۔ اور بغیب پر ایمان لانا متقی کا کام ہے جو اس سے منکر ہے وہ متقی ہی نہیں ؟ بھلا انسان کا اس مین کیا کمال ہے کہ مثلاً ایک شہزادہ کو اپنی فوج اور جاہ وجلال مین دیکھکر پھر اسکو اسلام کرے۔ ہان کمال تو وہ آدمی ہے جو گداؤن کے بھیس مین اسکو پاوے اور شناخت کر لیوے۔ مگر انسانی طاقت مین نہین کہ یہہ زیرکی کسیکو دیدے۔ یہ خدا کے فضل اور کرم سے ہی ملتی ہے ع این سعادت بزور بازو نیست ۔ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ مبارک ہے وہ جسکو یہ زیرکی اور حق شناسی کی روشنی بخشی جاتی ہے جس سے وہ فوراً شہزادہ کو گدایوں مین پاکر شناخت کر لیتا ہے اور بدبخت ہے وہ شیطان من الانسان جو جاہ وجلال کے ساتھہ ہی آتے ہوئے شہزادہ کو دیکھکر اس کی رعایا مین داخل نہ ہو۔ اور باغی کا باغی بنا ہے

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ - آمین

از دفتر اخبار المعین امرتسر

۲ر اکتوبر ۱۹۱۲ء کو ڈپٹی کمشنر امرتسر نے المعین اخبار سے پندرہ سو روپیہ کی ضمانت طلب کی اور بوجہ خالی ضمانت اخبار بند کر دیا ہے اخبار کے دوبارہ جاری کرنے کو بہت سی پر زور تحریکون کی بنا پر توکل بخدا المعین کا امدادی فنڈ کھولا گیا ہے۔ جبکہ میری ذاتی خود غرضی وطمع نفسانی کا اس مین کوئی دخل نہین اور اپنی گرہ سے سیکڑون روپیہ اسکی بلا معاوضہ خدمت کرنے پر المعین پر قربان کر چکا ہون اس پر یہہ فیصلہ اب المعین کے ناظرین ومعاونین کا ضمیر پر موقوف ہے کہ اگر وہ المعین کا جاری رکھنا قومی پہلو سے مفید سمجھتے ہون تو دل کھولکر اس کی اعانت کرین فنڈ کے اعلان سے پیشتر عملی طور امداد مولوی ظفر علیخان صاحب بی۔ اے ایڈیٹر زمیندار مبلغ ۵۰ روپیہ اور شیخ عبد الحق خانصاحب بی۔ اے وکیل ملتان ایکسو روپیہ کی فرما چکے ہین۔ فہرست معطیان قومی اخبار مین شائع کیجاوے گی زر چندہ بنام حکیم ایم معراج الدین احمد صاحب مینیجر المعین ارسال فرمایا جاوے۔ منجانب ...

سفرنامہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی

یہ سفرنامہ اگرچہ بظاہر ایک سفرنامہ ہے لیکن اس مین بہت کچھہ ایسے بیان ہین کہ جس مین حضرت اقدس امام موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات اور اخلاق رات کے اور دن کے اُٹھنے اور بیٹھنے سونے اور جاگنے اور بیبیان بیوی کے تعلقات اور آپ کی تقریرین اور خطوط کے جواب اور بعض مسائل اور سوانح عمری اور سیرت اور آپ کی سخاوت اور آپ کا اپنی جماعت کے ساتھہ برتاؤ اور اپ کی بعض وحی کا شان نزول اور آپ کے عملدر آمد اور طریق وظائف اور خاص مولف سفرنامہ سے آپ کے تعلقات اور مولف کے سفر کی کیفیت جو قادیان سے چلکر ریل مین اور مقامات لدہانہ۔ انبالہ۔ سرساوہ۔ سہارنپور گنگوہ۔ انبہٹہ۔ کرنال۔ سندہالہ۔ راو گنتھلہ۔ شاہ آباد مصطفےٰ آباد۔ میرٹھہ۔ دہلی۔ جیند۔ ہانسی۔ حصار۔ سرسہ۔ داوری۔ ریواڑی۔ نارنول۔ نیم کا تہانہ۔ سیکر۔ سانبہر۔ نرانہ۔ اجمیر۔ الور۔ ساترو۔ سنابئے۔ جیپور جمالپور۔ لوہانہ۔ بھٹنڈہ۔ بھیرہ وغیرہ مین حضرت اقدس کو اور اس سلسلہ مقدسہ۔ احمدیہ کی نسبت اور غیر احمدیون سے گفتگو اور مولویون اور روسار اور حکیمون طبیبون ڈاکٹرون سے بات چیت حال کے صوفیون سجادہ نشینون درویشون کی ملاقاتین اور انکی بدعادت ورسومات خلاف اسلام کے تذکرے اور آریون اور عیسائیون سے مباحثے اور گفتگوئین اور جینیون اور سادھون سنتون وبرہمی پنڈتون سے مناظرے اور خصوصاً شیعون سے سوال اور مباحثات اور انکی گھبراہٹ اور عام طور سے تبلیغ سلسلہ حقہ احمدیہ اور ایک مولوی سے مباہلہ اور مولف کی کامیابی اور مولوی کی معہ اوسکے مددگارون کے طاعون سے موت اور دو دو چار چار پانچ پانچ ہزار آدمیون اور مختلف مذہب والون مین وعظ اور تبلیغی خطوط اور حضرت اقدس علیہ السلام کے مکتوبات جو مولف کے نام آئے اور دارالامان کی وجہ تسمیہ اور ام المومنین اور حضرت اقدس کے نام کے ساتھہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھنے کی کیفیت اور بعض کشوف حضرت اقدس علیہ السلام کی نسبت اور اور لوگون کی نسبت اور آپ کا مختلف مقامات مین مولف اور مولف کی لڑکیون کو دیکھنا اور بعض دعاؤن کا سکھانا اور بشارتین دینا اور وہ عین وقت پر پورا ہونا وغیرہ وغیرہ ہوگی۔ (ایڈیٹر)

دارالامان[1] قادیان سے میرے سفر کرنے کی یہ ضرورت پیش آئی کہ میرے بڑے بھائی شاہ محمد خلیل الرحمٰن صاحب نعمانی جمالی نے مقام الور سے مجھے لکہا کہ مقام سندہالہ ضلع کرنال مین ہمارا جدی بھائی پیرجی رحیم الدین مرگیا اور اسکی جائداد منقولہ وغیر منقولہ وغیرہ کا کوئی وارث سوائے ہمارے نہین رہا مناسب ہے کہ جلد سرساوہ پہنچو اور سرساوہ سے سندہالہ جاؤ اور اس انتظام کرو اور مین اسوقت بیمار ہون مجھے وہان پہنچنے مین دیر ہوگی اگرچہ مین نے ایک چٹھی صاحب کمشنر کی خدمت مین اور ایک تحصیلدار صاحب کی خدمت مین بذریعہ ڈاک بھیجدی ہے چونکہ ہمارا قدیمی اور جدی مسکن سندہالہ ہے اس موقع کو ہاتھہ سے نہین جانے دینا چاہئے مبادا کہ اور کاذب مدعی اور وارث کھڑے ہوجاوین مین نے اس کے جواب مین لکہا کہ چونکہ ہمارا کہین آنا جانا نوشت وبرخاست

---

[1] نوٹ۔ دارالامان لکہنے کی یہہ ضرورت پیش آئی کہ فتحگڈہ جو بٹالہ کے قریب ایک قصبہ ہے وہان ایک قاضی صاحب رہتے ہین انہون نے حضرت اقدس علیہ السلام کو سخت الفاظ مین گستاخانہ ایک کارڈ لکہا چونکہ ان دنون مین ہی جواب لکہا کرتا تھا وہ کارڈ بھی مجھے جواب دینے کے لئے دیا اور فرمایا اسکا جواب نرم الفاظ مین لکہو جب مین نے جواب لکہہ لیا تو کاتب کے نام کے ساتھہ یہہ پتہ لکہا تہا کہ از مقام فتحگڈہ دارالامان مجھے اس پر خیال ہوا کہ فتح گڈہ کا قافیہ بھی نہین ملتا اور فتح گڈہ کو دارالامان ہونے کا فخر کہان سے ملا۔ دارالامان تو قادیان کو ہونا چاہئے اور پہلے مین نے لکہا راقم خادم مسیح موعود حسب الحکم حضرت مسیح موعود علیہ السلام از دارالامان قادیان۔ پہر میرے دل مین آیا کہ اپنی طرف سے لکہنا ٹھیک نہین ہے مین حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت مین حاضر ہوا فرمایا کیسے آئے اسوقت اکیلے تشریف رکھتے تھے اور صرف ٹہلتے تھے مین نے یہہ سارا حال بیان کیا اور عرض کیا کہ حضور دارالامان قادیان لکہنا

حضرت اقدس امام موعود علیہ السلام کے زیر فرمان اور اجازت پر ہے۔ ان سے اجازت حاصل کر کے انشاء اللہ روانہ ہو جاؤنگا اور خدا تعالے آپکو شفا بخشے اور مجکو سندھالہ گئے ہوئے چودہ پندرہ برس ہو گئے اسوا سطے میرے اور انکی غیروں کی سی حالت ہے اور آپ وہان ہمیشہ آتے جاتے رہتے ہین مین اور کام تو سب کر لونگا لیکن سندھالہ کا کام آپ سے ہی ہو گا مگر مین نے اس مقام پر نہ جانیکا یون عذر کیا کہ ہمارے جدی اور نزدیکی بہائیون مین سے ایک کی شادی تہی اس مین شریک ہونے کے لئے خط آیا سو مین اور میرے بڑے بہائی شاہ خلیل الرحمان صاحب اور سید علی حسن متوفی اور میانجی شیخ عبد الرحمن متوفی اور دو چار اور شخص ہمراہ سے شادی مین شریک ہونیکے لئے چلے چونکہ سرساوہ سے یہ مقام سندھالہ آٹھ نو کوس ہے اور جمنا بیچ مین پڑتی ہے برسات اور گرمیون مین تو کشتی بیچ ناو لگتی ہے اور آٹھ نو کوس کا سفر گیارہ بارہ کوس کا سفر خطرناک ہو جاتا ہے کیونکہ برسات مین تین چار کوس مین کو جمنا کا پانی پھیل جاتا ہے اور بیسیون اور سینکڑون گانون ڈوب جاتے ہین اور ہزارون لاکھون بیگہ زراعت کا نقصان ہو جاتا ہے اور ان گنت چارپائے اہلی و صحرائی بہ جاتے ہین اور آدمی بہی بہت مر جاتے ہین۔ غرضکہ ہم صبح سے چلکر عصر کے وقت سندھالہ پہنچے ابہی ہم گانون کے اندر داخل نہین ہوے تھے جو میرے کان مین طوائف فواحش کے رقص و سرود کی آواز آئی تو مین گھوڑے پر سوار تہا وہین ٹھہر گیا اور میرے ساتھ میرا ملازم رہا اور سب رقص مین بڑی خوشی سے جاکر شریک ہوے اہل شادی نے دریافت کیا کہ سراج الحق نہین آئے میرے بہائی اور سب نے کہا ہان آئے ہین مگر وہ رقص و سرود کی آواز سنکر باہر ہی رہ گئے۔ پس وہ اہل شادی میرے پاس آئے اور کہا سواری سے اترو اور چلو مین نے کہا کہ یہ رنڈی کا ناچ جو تمہاری شادی مین ہے بالکل بند کر دو تو مین چلونگا ورنہ مین ابہی سرساوہ کو واپس چلا جاؤنگا انہون نے کہا تم ناچ مت دیکھو اور گانا مت سنو مگر شریک شادی رہو مین نے کہا کہ یہ نہین ہو سکتا اللہ تعالے قرآن شریف مین فرماتا ہے کہ تم کبہی اپنے جلسہ مین شریک ہو جو اللہ و رسول کے خلاف ہو یا استہزا ہو تو تم اگرچہ وہ کام نہ کرو مگر تم بہی انہین مین سے ہو۔ طوائف کو رخصت کرو اللہ و رسول کے حکم کے مطابق شادی کرو تو مین شریک ہو جاؤن اس مین بات بڑہ گئی انہون نے کہا کہ ہم تم سے ملنا نہین چاہتے مین نے کہا بہت اچھا ہم بہی تم سے ملنا نہین چاہتے مین یہ کہکر واپس سوار کا سوار چلدیا اور میرے ساتھ میرا ملازم سارا رات کے بارہ بجے ایک ہندو کے گانون ٹابر نام مین آٹھہرا صبحکو مین وہان سے چلکر سرساوہ دس بجے پہنچ گیا۔ اس گانون مین سب واقف تھے سب نے خاطر و تواضع کی اب بیس اکیس برس ہونے کو آئے مین اس گانون مین نہین گیا حالانکہ وہ لوگ ہمارے ہان آتے ہین اور ان کی خاطر و تواضع جب مین ہوتا ہون موافق شریعت کر دیتا ہون۔ اس گانون مین شادیان ہون موتین ہون خواہ کچہہ ہی ہون مین نہین جاتا ہون جب ہے میرے وہان نہ جانیکی۔ ایک دفعہ یہی ذکر حضرت اقدس امام موعود احمد قادیانی علیہ السلام سے بہی ہوا فرمایا مومن کو یہی چاہئے اور فرمایا دعاء قنوت مین جو وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ آیا ہے کہ ہم علیحدگی اختیار کرتے ہین اور ترک کرتے ہین ان کا ساتھ جو تیری نافرمانی کرتے ہین اس کے یہی معنے ہین۔ پہر فرمایا صاحبزادہ صاحب تمہارے اس بیان سے اور ان عادات سے جو ہمین ہر روز مشاہدہ ہوتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ تم مین نرمی بہت ہے اور کبہی غصہ نہین آتا ہے اور بردباری بہت ہی ہے مگر یہ بہی ظاہر ہوتا ہے کہ غضب بہی خطرناک ہو گا مین نے عرض کیا کہ حضرت سچ ہے اول تو مجہکو غصہ آتا نہین اور جو آتا ہے تو پہر اسکا جانا محال ہے فرمایا حدیث مین بہی آیا ہے کہ اعوذ باللہ من غضب الحلیم۔

الغرض مجھے دار الامان سے حضرت اقدس سے رخصت حاصل کرنے مین دیر ہو گئی اور کچہہ خانگی انتظام کے باعث سے میرا جانا ہوا لیکن بہائی صاحب مجھ سے پہلے مقام سندھالہ پہنچ گئے مین نے خط مین لکہہ دیا تہا کہ اگر کوئی خارج اور رخنہ انداز کہڑا ہو تو خیر اور جو کوئی مدعی

سنہ نوٹ۔ حضرت اقدس موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام نامی پر جو علیہ الصلوٰۃ والسلام لکہا جاتا ہے اس کی وجہ یہہ ہے کہ جب حضرت اقدس نے قیام لدھانہ مین اپنے مسیح موعود ہونیکا اشتہار دیا جسکی سرخی یہ تہی (لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ) تو اس وقت مین بمقام کوٹلی دہلانہ جیسا تہا مین سب کا چہوڑ کر دو روانہ حاضر ہوا تو مخالفت کا بہت زور تھا مولوی محمد والحسن نواب صاحب الحق بانی ہو دہلی کے قرب و جوار کے رہنے والے اور پٹیالہ مین مدرس ہین آئے ہوئے تہے عرض کیا کہ حضور اب ہم ہر جگہ اعلان کرین کہ جو علیہ السلام آنیوالے تھے آ گئے اور علیہ السلام بہی ساتھ مین لکہین حضور نے فرمایا بیشک یہی کہو اور علیہ السلام بلکہ صلوٰۃ بہی کہو کیونکہ اللہ تعالے نے ہمارے نام کے ساتھ صلوٰۃ کا لفظ فرمایا ہے۔ منہ

کمپنی لمیٹڈ

عیسائی اور ہم

عیسائی صاحبان حضرت عیسے علیہ السلام کو خدا منوانے مین خون پسینہ ایک کئے دیتے اور پانی کی طرح روپیہ بہانے مین بھی فرق نہین کرتے مگر معلوم نہین کہ وہ دوسرے انسانون کو جنکا نام بھی یسوع ہی تھا۔ کیون خدا کا کوئی اقنوم نہین قرار دیتے۔ دیکھو

یشوع اور یسعیاہ اور یسوع

حضرت موسے علیہ السلام کے جانشین کا نام یشوع تھا جسکے معنے ”نجات دہندہ“ کے ہین اور حضرت یسعیاہ کے نام کے معنے ”خدا کی نجات“ ہین۔ حضرت مسیح کا نام یونانی انجیل مین یسوع ہے یعنے شین کے بجائے سین بولا جاتا ہے۔ اسی نام کا ایک شخص یونانی کلیسیاہ مین بھی تھا جس کو یسوع جوستس کہتے تھے (قلسیون ۴ــ) ایک جادوگر کو جسکا نام بریسوع تھا۔ پولوس نے دیکھا (اعمال ۱۳ــ) اس سے ظاہر ہے کہ یہودیون مین اکثر لوگ یسوع نام کے ہوتے تھے اور اس نام کا عام رواج تھا۔ پس اگر یسوع نام کی ہی یہہ تاثیر ہے کہ انسان سے خدا بن جائے تو کیا وجہ ہے کہ دیگر تمام لوگون کو عیسائی خدا یا خدا کا اقنوم نہین کہتے بلکہ یہہ تثلیث تو بڑی مقدس ہے کہ یشوع حضرت موسی علیہ السلام کا خلیفہ اقنوم اول اور یسعیاہ اقنوم ثانی اور یسوع اقنوم ثالث ہو۔ اسپر نہ کوئی اعتراض کفر و شرک کا دیگر مذاہب کے لوگ کرسکین گے۔ نہ ایک تین اور تین ایک کا گورکھہ دہندہ عیسائیون کو سلجھانے مین دقت ہوگی اور اگر صرف مسیح کہدینے سے کوئی خدا بن جاتا ہو تو

مسیح کا خطاب

سوائے عیسے علیہ السلام کے اورون کو بھی ملا ہوا تھا۔ کیونکہ یہود مین دستور تھا کہ جب چند آدمی کسی کو بادشاہت یا کسی نیک کام پر مقرر کرتے تو اوسکے سر پر تیل ڈالتے تھے جسکے سبب سے وہ مسیح کا خطاب پاتا تھا۔ چنانچہ ہر ایک سردار کاہن ممسوح کیا جاتا تھا اور حضرت داؤد کو بچپن مین ہی سموئیل ع نے مسح کیا تھا اور حضرت داؤد نے اپنے خسر ساؤل بادشاہ کو جسکا حال یہ ہے کہ خدا کو پسند نہ تھا خداکا مسیح کہتے تھے (۱ سموئیل ۲۴ــ) اور حضرت یسعیاہ نبی ... بادشاہ فارس کو خدا کا مسیح کہتے تھے (یسعیاہ ۴۵ــ) اس

سے معلوم ہوگیا کہ مسیح کا لقب خاص حضرت عیسے علیہ السلام یا اسرائیل کے ... ہی نہین تھا بلکہ عام تہا۔ پہر اس لقب نے کیونکر ... ناصری کو خدائی کا حقدار بنا دیا۔ اور دوسرے ممسوحون کو اس خدائی سے محروم رکہا۔ اگر مسیح علیہ السلام کو خداوند خداوند کہنے سے خدائی درجہ حاصل ہوگیا ہے تو یہودیون مین ایسے خداؤن کے کوئی کمی نہ تھی۔

بنی اسرائیل مین خداؤن کا وجود

حضرت موسے علیہ السلام کو خود خدا نے فرمایا کہ مین نے تجھے فرعونیون کے لئے خدا سا بنایا (خروج ۷ــ) پہر موسے کو ہارون کے لئے خدا بنایا کہ تو اس کے لئے خدا کی جگہ ہوگا (خروج ۴ــ) پہر حضرت داؤد نے ہر متنفس کو خدا کہا دیکھو زبور ۸۲ــ مین نے کہا کہ تم آلہہ ہو پس حضرت عیسے کا خداوند خداوند کہلانا بھی اسی محاورہ یہود کے مطابق تہا نہ کسی خاص الوہیت یا خدائی کا مصداق۔ چنانچہ خود مسیح علیہ السلام نے کہولکر بتا دیا کہ مین خدا یا خدا کا بیٹا اوسی طرح ہون جس طرح مجہہ سے پہلے بزرگ خدا یا خدا کے فرزند کہلاتے تھے دیکھو یوحنا ۱۰ــ یہودیون نے اسے جواب دیا کہ ہم تجھے اچھے کام کے لئے نہین بلکہ اس لئے پتھراؤ کرتے ہین کہ تو کفر بکتا ہے اور انسان ہوکے اپنے تئین خدا بناتا ہے (۳۳) یسوع نے انہین جواب دیا کیا تمہاری شریعت مین یہہ نہین لکھا ہے کہ مین نے کہا تم خدا ہو (۳۵) جبکہ اوس نے انہین جنکے پاس خدا کا کلام آیا خدا کہا اور ممکن نہین کہ کتاب باطل ہو (۳۶) تم اسے جسے خدا نے مخصوص کیا اور جہان مین بہیجا کہتے ہو کہ تو کفر بکتا ہے کہ مین نے کہا مین خدا کا بیٹا ہون“ یہہ فیصلہ کن درس موجودہ انجیل مین ہین جن سے ظاہر ہوگیا کہ عیسے علیہ السلام بھی اوسی طرح حضرت داؤد کے محاورے کے مطابق اپنے آپ کو اور خدا کو ایک بتاتے اور خداوند کہلاتے تھے۔ جیسا کہ حضرت داؤد نے ہر ایک یہودی کو خدا کہا ہے۔ معلوم نہین کہ عیسائیون نے کس بناء پر حضرت عیسے کو حقیقی رب اور خدا یا الوہیت کا اقنوم ثالث ٹہرالیا ہے؟ اور کیون حضرت موسے اور ہر ایک یہودی کو خدا اور الہ نہین مانتے۔ یہہ ترجیح بلا مرجح کیسی ہے؟ اور اگر عیسے علیہ السلام خدا کا بیٹا کہلانے سے خدائی کے حصہ دار ہین تو ان سے پہلے بہت بیٹے خدا کے ہوچکے تھے بلکہ الہ کے سامنے موجود تھے جن مین سے بعض اکلوتے بھی تھے۔

بنی اسرائیل مین خدا کے بیٹون کا وجود

جیسا کہ پیدائش ۶ مین ہے

خدا کے بیٹون ... آدمیون کی بیٹیون کو دیکھا کہ وہ خوبصورت ہین اور ان سے جو پسند آئین اپنے لئے جورو ان لین - یہان کل مردون کو خدا کا بیٹا کہا گیا ہے - پھر مسیح مین کونسی انیست انوکھی تھی کہ وہ بیٹے خدا کے بنگئے - ایسا ہی (خروج ۲۲ ۴) مین حضرت یعقوب علیہ السلام ملقب اسرائیل سے خدا کا پہلوٹھا بیٹا کہا گیا ہے - پھر افرائیم حضرت یوسف کے بیٹے کو (یرمیاہ ۳۱ ۹) مین پہلوٹھا بتایا ہے - پھر حضرت سلیمان کو (تواریخ ۲۲ ۱۰) مین بیٹا کہا ہے - پھر حضرت موسے کل بنی اسرائیل کو (استثنار ۱۴ ۱) مین خدا کے فرزند بتاتے ہین پھر خود حضرت عیسٰے (متی ۵ ۲۳) مین اپنے شاگردون کو خدا کا بیٹا اور خدا کو ان کا باپ فرماتے ہین پھر (یوحنا پہلا خط ۳ ۹) مین نیک انسان کو خدا کے تخم سے پیدا شدہ کہا گیا ہے - پھر (یوحنا خط ۴ ۱۵) مین ہے کہ جو کوئی اقرار کرے کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے خدا اس مین اور وہ خدا مین رہتا ہے " ان تمام مقدس کتابون کی آیات منقولہ بالا سے معلوم ہوگیا کہ خدا کے بیٹون سے مراد پیغمبر اور پیغمبر زادے اور نیک انسان ہین - اور خدا سے پیدا یا خدا مین رہنا ہی ایک استعارہ ہے اور توریت اور انجیل کے محاورات سے ہے کہ نیکون کو خدا کا فرزند اور بدون کو شیطان کا بیٹا کہا جاتا ہے دیکھو انجیل (یوحنا ۸ ۴۴) مین حضرت مسیح نے اپنے منکر یہودیون کو (جنہون نے کہا تھا کہ ہم حرام سے پیدا نہین ہوئے - ہمارا باپ ایک ہے یعنے خدا) کہا کہ اگر خدا تمہارا باپ ہوتا تو تم مجھے عزیز جانتے کیونکہ مین خدا سے نکلا اور آیا ہون - تم اپنے باپ شیطان سے ہو " پس محض خدا کا بیٹا کہلانا یا خدا سے نکلنا یا خدا سے آنا وغیرہ محاورات توریت سے کسیکو حقیقی خداوند رب العالمین یا اوسکا کوئی مددگار یا حصہ دار اقنوم ٹھہرا لینا محض جہالت اور الہامی کتب کے محاورون سے چشم پوشی کی دلیل ہے - مسیح خدا کے بیٹے ہوکر بھی خدا نہین ہین -

حدوث مادہ

مبدء فیاض نے صرف انسان ہی کو یہہ طاقت عطا فرمائی ہے کہ کارخانہ فطرت کے تمام اثر و تاثیرات فعل و انفعالات سلسلہ علت و معلول مین پیوست کرکے انہین بوجہ مشاہدات و روزمرہ واقعات سے بعض کو صغرے اور بعض کو کبرے اور کسی کو حد اوسط بنا کر حسب قانون فطرت نتیجہ اخذ کرتا ہے -

لیکن اس کارخانہ کے اسباب یکسان نہین ہوتے - بعض اسقدر بدیہی اور ظاہر ہوتے ہین کہ بلا تامل خود بخود سمجھ مین آجاتے ہین اور بعض اسقدر گہرے مخفی اور مستتر ہوتے ہین کہ بڑے بڑے فلاسفر بھی ان کے ادراک سے عاجز اور قاصر رہجاتے ہین - خدا یا علت العلل اسی دوسری قسم مین داخل ہے یہی سبب ہے کہ اس معمائے سربستہ کے تجسس اور انکشاف مین تین قسم کے لوگ پائے جاتے ہین -

اول - خدا پرست جو یہہ کہتے ہین کہ کائنات بحیثیت مجموعی معلول اور مخلوق ہے - ان کی علت موجدہ اور سبب اول وہی ذات واجب الوجود ہے جس کو لوگ اللہ - یہوواہ - یزدان خدا - گاڈ - پرمیشور وغیرہ نامون سے یاد کرتے ہین - دنیا کے سب سے بڑے فلاسفر اور سائنسدان اس پر متفق ہین -

دوئم وہ لوگ جو یہہ کہتے ہین کہ مادہ بے حس و حرکت چیز ہے وہ بذاتہ کچھہ نہین کرسکتا خدا اوس پر عمل کرتا ہے - اور جو چاہتا ہے وہ بناتا ہے - مادہ ازلی - ابدی اور خود خدا کا ہمسر و ہم عصر ہے جس طرح کہ کمہار بغیر مٹی کے کچھہ نہین بنا سکتا جسطرح کہ نجار بغیر لکڑی کے کچھہ نہین کرسکتا - اسیطرح اگر مادہ نہ ہوتا تو خدا بھی کچھہ نہین کرسکتا تھا -

سوئم دہریہ جو یہہ کہتے ہین کہ خدا کوئی چیز نہین ہے مظاہر عالم اور ہر چیز مادہ کے مختلف مدارج کا نام ہے - یہہ لوگ ہندوستان مین بہت کم ہین - سردست ہم ان سے کسی قسم کا تعرض نہ کرینگے صرف نمبر دوم کے لوگ جو اگرچہ ہندوستان مین کم ہین مگر انکا شور بہت ہے - ان دوسرے نمبر والون کو آریہ سماجی یا دیانندی کہا جاتا ہے - بالفعل انہی حضرات سے ہمارا روئے سخن ہے -

مادہ کیا چیز ہے مادہ کی ماہیت کہ وہ کیا چیز ہے؟ اس کا سمجھانا مادہ پرستون کا خاص فرض ہے جب سے خدا پرستون کا مقابلہ مادیئین سے ہوا ہے تب سے آج تک یہہ سوال کہ مادہ کیا چیز ہے مادہ پرستون سے حل نہین ہوا - کسی سے یہہ نہ ہوسکا کہ اس بے حقیقت کی حقیقت سمجھائے - اگر کسی نے سمجھایا بھی تو یہہ کہ " جو چیز حواس خمسہ سے معلوم ہوتی ہے وہ مادہ ہے " اس لئے اب دیکھنا یہہ ہے کہ حواس کے ذریعہ سے ہم کو کیا معلوم ہوتا ہے - مثلاً اس وقت ہمارے سامنے ایک نہایت خوبصورت گلدستہ رکھا ہوا ہے - اوس کی نسبت ہمکو کیا معلوم ہوتا ہے -

(۱) ایک شعاع آنکھ پر پڑتی ہے جس سے ذہن کو سرخی محسوس ہوتی ہے۔

(۲) چھونے سے ملائم اور صاف چیز کا ادراک ہوتا ہے۔

(۳) سونگھنے سے خوشبو کا احساس ہوتا ہے۔

(۴) کان کے پردہ پر ہوائی لہر ٹکراتی ہے۔

(۵) زبان کے ذریعہ سے ذائقہ معلوم ہوتا ہے۔

پس مادہ میں بجز ان کوائف کے اور کوئی چیز محسوس نہیں ہوتی جس کا یہ بھی نتیجہ ہے کہ درحقیقت مادہ فی نفسہ کوئی مستقل چیز نہیں بلکہ مختلف الوان یا مجموعہ عوارضات کا نام مادہ رکھا گیا ہے۔ اور بس۔

پنڈت دیانند اور لیکھرام

بانی آریہ سماج اپنی ستیارتھ پرکاش میں لکھتا ہے کہ "دنیا کو خدا نے پیدا کیا ہے یعنے علت فاعلی خدا ہے مگر علت مادی دنیا کی پرکرتی ہے۔ پرکرتی ازلی ہے" اور ان کا شاگرد رشید لیکھرام مقتول تکذیب میں لکھتا ہے کہ

"چونکہ خدا غیر مادی ہے اس واسطے مادی دنیا اس سے نہیں نکل سکتی کیونکہ کسی چیز سے وہی چیز نکلتی ہے جو اس کے اندر ہوتی ہے دنیا صرف قدرت سے نہ بن سکتی ہے اور نہ حکم سے۔ قدرت صفت ہے وہ موصوف سے علیحدہ نہیں ہو سکتی"

اب ہم گرو چیلے ہر دو کی تردید ایسی طرح کرتے ہیں کہ چیلے کی تردید گورو کی کتاب سے اور گورو کی تردید گورو کے ہی قول سے ہو جائے

دیانند کی اور لیکھرام کی تردید دیانند کے قول سے

اوپر ہم نے دیانند جی کا وہ قول ستیارتھ پرکاش سے نقل کر دیا ہے جس میں پنڈت صاحب مذکور فرماتے ہیں کہ "پرکرتی ازلی ہے" اب ہم دیانند جی کے قول سے ہی پبلک کو دکھاتے ہیں کہ دوسری جگہ آریہ سماج کے بانی اور آریہ مہاشوں کے سوامی کیا فرماتے ہیں اور اپنی تردید آپ ہی کر جاتے ہیں۔ ناظرین ذیل کی عبارت جو رگ وید ادی بھاش بھومکا سے ہم بجنسہ نقل کرتے ہیں ملاحظہ فرما کر بانی آریہ سماج کی تلون مزاجی کی داد دیں۔ چنانچہ وہ عبارت یہ ہے "بگڑ یا نشو ...... رگ وید ادی بھاش بھومکا [illegible] ہیں۔

اس پرتی (پرمیشور) نے پرتھوی (زمین) کے بنانے

کے لئے پانی سے رس کو لیکر مٹی کو بنا دیا۔ اسی طرح اگنی (آگ) کے رس سے پانی کو پیدا کیا۔ اور آگ کو ہوا سے اور ہوا کو آکاش سے اور آکاش کو پرکرتی سے اور پرکرتی کو اپنی قدرت سے پیدا کیا"

یہاں پر لیکھرام کی تردید بھی گورو نے کر دی۔ لیکھرام کہتا ہے کہ "دنیا صرف قدرت سے نہ بن سکتی ہے" اور گورو جی کہتے ہیں کہ پرکرتی جو دنیا کی علت مادی ہے پرمیشور نے قدرت سے پیدا کی ہے۔ اور آریوں کا یہ سوال بھی اس جگہ گدھے کے سینگ کی طرح غائب ہو گیا کہ "خدا نے دنیا کو کس چیز سے پیدا کیا"

لیکھرام کی تردید

لیکھرام مقتول کا یہ کہنا کہ "غیر مادی سے مادی نہیں نکلتا" صحیح بھی ہے اور غلط بھی صحیح اس اعتبار سے ہے کہ غیر مادی مادی کا جزو نہیں ہو سکتا اور اس خیال سے یہ صریحاً غلط ہے کہ مخلوقات خدا سے ایسے ہی نکلی ہے جس طرح زمین سے درخت یا پانی سے بلبلے۔ نہ کائنات خدا کا کوئی جزو ہے۔ اور غلط اس طرح ہے کہ ہم ہزاروں علتیں ایسی دیکھتے ہیں جو کسی شے کے اندر سے نہیں نکلتیں۔ مثلاً مقناطیس دور سے لوہے کو کھینچتا ہے انسان کا غضبناک چہرہ دیکھنے والوں کو خوف دلاتا ہے۔ لیکن اس سے یہ خیال نہیں ہو سکتا کہ غضب جو ایک غیر مادی شے ہے چہرہ سے نکلا۔ یا فولاد کی حرکت جو مقناطیس کا اثر ہے مادی شے ہے۔ اب ہم مزید اطمینان کے لئے چند مختصر مگر قاطع دلائل حدوث مادہ کے متعلق فلسفیانہ طور پر بیان کرتے ہیں۔ وھو ہذا

مادہ کی فلسفیانہ تردید

(۱) مادہ خواہ کسی حالت میں ہو جیسے محسوس ہو یا غیر محسوس ابتدائی حالت میں ہو یا انتہائی حالت میں صورت اور شکل سے خالی نہیں رہ سکتا۔ لہذا وہ اپنے وجود میں صورت کا محتاج ہے۔ اور محتاج الیہ کا تقدم وجود محتاج پر ضروری ہے۔ پس مادہ اپنے وجود میں صورت و شکل سے موخر ہے اور جو موخر ہے وہ حادث ہے لہذا مادہ حادث ہے۔

(۲) مقتول اپنے علوم متعارفہ میں لکھتا ہے کہ "جو جزو میں نہیں ہے وہ کل میں بھی نہیں ہوتا" اس پر ہمارا سوال ہے۔ کہ مادہ کے اجزاء اولین میں انقسام ہے یا نہیں اگر نہیں تو کل میں کہاں سے آ گئے۔ اگر ہیں اور ضرور ہیں تو وہ منقسم ہو سکتے ہیں اور جو تقسیم ہو سکتے ہیں

حادث ہین۔ لہذا مادہ حادث ہے۔

(۳) فرض کرو ایک خط ایک ہزار اور ایک جواہر فردہ سے مرکب ہے۔ ہم اسکو پورے دو حصون مین تقسیم کر سکتے ہین۔ اب یہہ سوال کہ خط مذکور پورے دو حصے ہو سکتا ہے یا نہین۔ قابل حل ہے اگر نہین ہو سکتا تو تمام اقلیدس کی کتابین اور تجربات غلط ثابت ہونگے اور اگر ہو سکتا ہے تو ضرور ہے کہ پانچسو اور آدھا جواہر ایک طرف ہون اور پانچسو اور آدھا جواہر ایک طرف۔ اسطرح ایک جوہر جو بیچ مین تھا وہ منقسم ہوگیا۔ اور جو تقسیم ہوجاتا ہے وہ حادث ہے۔ پس مادہ حادث ہے۔ غرض اس قسم کے صدہا بلکہ ہزارہا دلائل عقلی موجہہ اور قوی البطال قدامت مادہ پر لا سکتے ہین۔ لیکن بمصداق عقلمند را اشارہ کافی است۔ اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ ضرورت ہوئی تو انشاء اللہ اسپر پھر کبھی اور بھی لکھا جائیگا۔ خدا آریون اور ان کے ہمخیالون کو چشم بینا اور گوش شنوا اور عقل رسا اور فہم و ذکا عطا فرماوے اور راہ راست دکھاوے۔ آمین۔

تعطیل جمعۃ المبارک

نماز جمعہ کی چھٹی کے لئے اکثر اسلامی اخبارات مین عرصہ سے گورنمنٹ ہند کو توجہ دلائی جا رہی ہے۔ بلکہ بعض بعض انجمنون نے رزولیوشن بھی پاس کر کے گورنمنٹ کو بھیجے ہین جنہین اکثر نے صرف دو گھنٹہ کی چھٹی کی درخواست کی ہے۔ اور مسٹر آنریبل اے۔ کے۔ ابو احمد خان غزنوی نے حال کے اجلاس امپریل کونسل مین صرف ڈیڑہ گھنٹہ کی چھٹی کی بابت سوال پیش کیا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے جو اس تحریک کے اصلی محرک تھے اور ان کے خلیفہ و جانشین مولوی حاجی حافظ حکیم نور الدین صاحب رضی نے جو درخواستین گورنمنٹ ہند کو بھیجی اور پبلک کو تحریک دلائی اون مین پوری یا کم از کم نصف دن کی تعطیل کی خواہش ظاہر فرمائی ہے۔ میرے خیال مین یہہ دونون تجویزین کسیقدر قابل اصلاح ہین۔ وجہ یہہ کہ اگر حسب درخواست آنریبل مسٹر غزنوی صاحب ڈیڑہ گھنٹہ کی چھٹی منظور کیجاوے تو اسقدر تھوڑے عرصہ مین اطمینان قلب سے نماز جمعہ ادا ہونی ناممکن ہے۔ کیونکہ جمعہ کی نماز کے لئے غسل تبدیلی لباس اور خوشبو وغیرہ لگانا مسنون ہے گھنٹہ ڈیڑہ گھنٹہ تو صرف انہی باتون کے لئے چاہئے اور بعض بعض دفاتر مسجدون سے بہت فاصلہ پر ہین جہان جانے اور واپس آنے مین بھی بہت سا وقت صرف ہوگا۔ اور حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی تحریک بابت تعطیل تمام یا نصف روز پر یہہ خیال ہوتا ہے کہ شاید گورنمنٹ اس وجہ سے منظور نہ فرماوے کہ سال مین تقریباً باون (۵۲) جمعے آتے ہین اور باون روز کی تعطیل ہونے مین کار سرکار کا بڑا حرج متصور ہے اور یہی عذر نصف یوم کی تعطیل مین بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے میری رائے ناقص مین یہہ سب عذرات صرف تبدیلی وقت سے رفع ہو سکتی ہین۔ اس صورت سے کہ گورنمنٹ سے بجائے تمام یا نصف روز یا ڈیڑہ گھنٹہ کے (اگر عام مسلمان اصحاب کو پسند کرین) یہہ درخواست کیجاوے کہ تمام قلمرو ہند مین جمعہ کے روز دفتر کا وقت بجائے دس سے چار بجے تک کے صبح چھہ یا سات بجے سے (حسب اقتضائے موسم) بارہ بجے تک کا مقرر کر دیا جاوے تاکہ کار سرکار مین کسی قسم کا بھی حرج ہوئے بغیر مسلمانون کو نماز جمعہ فراغ خاطر سے ادا کرنے کی فرصت ملجاوے۔ اس مین ایک یہہ بھی فائدہ ہوگا کہ بعض جامع مسجدون مین بعد نماز جمعہ جو وعظ ہوتا ہے اوس مین بھی شریک ہو سکین گے۔ اس لئے اخبارات اسلامی اور تمام مسلمانون سے استدعا ہے۔ کہ اگر اس عاجز کی یہہ تجویز آپ پسند فرماوین تو اپنی انجمنون سے اسی مضمون کے رزولیوشن پاس کر کر گورنمنٹ کی خدمت مین بھیجین اور اسلامی اخبارون مین بھی اسی قسم کی تحریرین شایع کیجاوین۔

بٹالہ کے میموریل جھٹکہ کے متعلق صاحب کمشنر بہادر لاہور کا جواب

بٹالہ کے سکھہ میموریل دہندگان کو لاہور کے قائمقام کمشنر صاحب بہادر نے سوال جھٹکہ کے متعلق حسب ذیل جواب دیا ہے۔

"مین کسی طرح اس بات کے لئے آمادہ نہین ہون کہ جھٹکہ کی متعدد مطلوبہ دو کانون کے کھولنے کی اجازت دون۔ صاحب ڈپٹی کمشنر ہر طرح کی عملی امداد دینے کے لئے تیار ہین۔ لیکن جسوقت لوگون کا جوش فرو ہوجائے اور وہ تمام بدخیالات دور ہوجائین۔ جو عین وسط قصبہ مین جھٹکہ کی دوکان کے کھولنے سے پیدا ہوگئے ہین رفع ہوجائین کیونکہ وسط قصبہ مین جھٹکہ کی دوکان کھولنے مین دور اندیشی سے کام نہین لیا گیا بلکہ یہ ایک عاجلانہ فعل تھا اس وقت تک کچھہ نہین کیا جا سکتا۔ ایسی تحریک اور بدظنی کو بڑہانیوالی عرضیان فتنہ کو تازہ رکھنے کا باعث ہونگی اور اس نے ڈپٹی کمشنر صاحب کے لئے ناممکن ہے کہ کوئی فوری کارروائی اس معاملہ مین کرین۔ اس کے بعد اسی معاملہ کے متعلق جو عرضی ... [illegible] مناسب ... صاحب ڈپٹی کمشنر کی خدمت مین بھیجی جاوے[illegible]"

منقولات

پردہ شکنی

ٹوک کر اک دن یہ مین نے بے حیائی سے کہا
کیون ترا بازار دنیا بھر مین اتنا گرم ہے؟
ہنس کے وہ بولی سبب تو اسکا ہے ظاہر ظہور
قوم مین باقی نہ اب غیرت نہ باقی شرم ہے

ایک جنٹلمین اور اک ملا مین یون گفتگو ہوئی
بولے جنٹلمین کیون پردے مین کد حضرت کو ہے!
کیا سبب ہے عورتین پھرتی نہین کیون بے نقاب
چھوڑنا لازم ہر اک پر ہر بری عادت کو ہے
کیا دھرا ہے خاک پتھر کیسے پردے مین بھلا
قید کرنا ان کا مگر دستور اک عورت کو ہے
چاہیے ٹھنڈی ہوا مین عورتین دلشاد ہون
جس کی حسرت آرزو ہر صاحب فطرت کو ہے
منہ دکھانے پر عبث ہے اعتراض معترض
دینے اس پردے مین کیسے دخل کیا صورت کو ہے
حفظ صحت کے لئے بھی ہے یہ پردہ ایک روگ
بیر ہی سے اس لئے ہر مخزن حکمت کو ہے

اس پہ ملا بول اٹھا آپ کی باتین وہ ہین
جن سے آتی شرم ہر اک صاحب غیرت کو ہے
قوم نے ہر بیٹھکے دہرے کو بھی تہ کر دیا
کر لیا شاید گوارا اس لئے ذلت کو ہے
جسکی آنکھین واقعات دہر سے روشن ہوئین
کر لیا اندازہ جس نے قوم کی حالت کو ہے
وہ نکلے گا نہ ہرگز منہ سے اپنے ایسی بات
عار جس کے ذکر سے ناموس کو عزت کو ہے
قوم پہلے بڑھ کو دیکھو ہم جسرت مین سے کم

پہنچی کس حالت سے پہنچی آج کس نوبت کو ہے
منہ چھپانا ہے عبث یہ تو کہی بس ایک ہی
موقع بخوا اسی چہرہ سے بدہیئت کو ہے
ہو فرض مانا ہم بھی لیکن آپ کی خاطر سے ہم
پردہ موجودہ اپنا کچھ مضر صحت کو ہے
لیکن اب اتنی گذارش آپ بھی تو مان لیجیا
یہ مضر صحت کو ہے تو وہ مضر عصمت کو ہے
آپ ہی انصاف سے یہ فیصلہ بھی کیجیے
دونون مین ترجیح اس صورت کو اس صورت کو ہے

فرائض انسانی

بتا رے خاک کے پتلے کہ دنیا مین کیا کیا ہے
بتا کے ولمت ہین منہ مین ترے کھایا پیا کیا ہے
بتا خیرات کیا کی راہ مولا مین دیا کیسا ہے
یہان سے عاقبت کے واسطے توشہ کیا کیا ہے
دعائین لین کبھی ٹھنڈا کیا دل دردمندون کا
برے حالون مین تو شامل ہوا محتاج بندون کا
کسی گم کردہ راہ کی خضر بن کر رہنمائی کی
کسی کو ناخن تدبیر سے عقدہ کشائی کی
دم مشکل کبھی مظلوم کی حاجت روائی کی
کسی کی دستگیری کی کسی سے کچھ بھلائی کی
کبھی کچھ کام بھی آیا کسی آفت رسیدہ کے
کبھی دامن سے پونچھے تو نے آنسو آبدیدہ کے
شریک درد و غم ہو کر کسی کا دکھ بٹایا ہے
مصیبت مین کسی آفت زدہ کے کام آیا ہے
پرائی آگ مین پڑ کر کبھی دل بھی جلایا ہے
کسی بیکس کی خاطر جان پر صدمہ اٹھایا ہے
کبھی آنسو بہائے ہین کسی کی بدنصیبی پر
کبھی کچھ ترس کھایا تجھے مفلس کی غریبی پر
کسی کا عقدہ مشکل کبھی آسان کیا تو نے
کسی درمان طلب کے درد کا درمان کیا تو نے

کسی دل گیر کا دل غنچۂ خندان کیا تو نے
کسی کو عمر کبھی شرمندۂ احسان کیا تو نے

خزان آتے ہوئے دیکھی کبھی گلہائے نورس پر
کبھی کچھ ترس آیا عندلیب زار بے کس پر

کبھی تو نے کسی برگشتہ قسمت کی خبر لی ہے
کسی ماتم زدہ کی تو نے دل جوئی کبھی کی ہے

کسی کے واسطے آفت میں اپنی جان ڈالی ہے
کسی بے خانمان کو وقت مشکل کچھہ مدد دی ہے

کبھی کچھ دل تسلی کی ہے تو نے دل شکستہ کی
کبھی کچھ چارہ فرمائی بھی کی زخمی و خستہ کی

کبھی امداد دی تو نے کسی بے کس بیچارے کو
سخی بنکر دیا کچھہ تو نے مفلس کے گذارے کو
تسلی دی کبھی تو نے کسی آفت کے مارے کو
کبھی تو نے سہارا بھی دیا ہے بے سہارے کو

شریک درد دل ہو کر خبر لی بے نواؤن کی
لگی ہے چوٹ بھی دل پر صدائے گداؤن کی

کبھی برگشتہ قسمت بے نوا کی دل نوازی کی
کسی کے خستہ و زخمی جگر کی چارہ سازی کی
کسی کے واسطے غم مین گھلا۔ کیا جانگدازی کی
اگر تہا صاحب توفیق کیا بندہ نوازی کی

... کان دہر کر نالہ و غم بے نواؤن کا
رہا ہر حال مین تو شیفتہ اپنی اداؤن کا

... رہے گا شادمان کب تک
... دان کب تک
تیرے باغ جوانی مین نہ آئیگی خزان کب تک
رہیگا تیری قسمت سے موافق آسمان کب تک

رہیگا ... کے مصروف دنیا کے جھمیلے مین
کہان ... ہو ئیگا عمر رواں پانی کے ریلے مین

... کا اک روز قصہ پاک ہونا ہے
... چاک ہونا ہے
کبھی تو پائمال گردش افلاک ہونا ہے
کسی روز خاک مین ملکر آخر خاک ہونا ہے

حباب آسا قرار زیست ہے دنیائے فانی مین
جو تجہہ سے ہو سکے کر لے بھلائی زندگانی مین

نہ دولت ساتھہ جائیگی نہ حشمت ساتھہ جائیگی
نہ شوکت ساتھہ جائیگی نہ حشمت ساتھہ جائیگی
پس مردن نہ یہ شان امارت ساتھہ جائیگی
نہ عظمت ساتھہ جائیگی نہ رفعت ساتھہ جائیگی

جو پوچھے جائینگے محشر مین وہ اعمال ہین تیرے
اگر کچھہ ساتھہ جائینگے وہ نیک افعال ہین تیرے

مناسب ہے کہ نیک اعمال کر طاعت گزاری کر
پسندیدہ طریقے سیکھہ عجز و انکساری کر
بھلائی کر بدی سے باز آ پرہیزگاری کر
جو تجھسے ہو سکے تو خلق کی خدمتگزاری کر

اگر نیکی کریگا تو خدا اس کا ثمر دیگا
ترا دامن وہی امید کے پھولون سے بہر دیگا

(حبیب)

اخلاقی نظم

ہم بھی اے باد مخالف سر اٹھاتے تھے کبھی
ہان مگر اس طرح سے تو اڑ نہ جاتے تھے کبھی
علم و فضل و جاہ و حشمت کیا نہین رکھتے تھے ہم
قوم زندہ کے لقب سے نام پاتے تھے کبھی

مانتی استاد تھی دنیا ہمین ہر علم مین
ہم محقق تھے ریاضی بھی پڑھاتے تھے کبھی
ہم نبرد ہوتا نہ ہم سے بحر و بر مین تھا کوئی
فن جوانمردی کے مردون کو سکھاتے تھے کبھی

تونس و کابل مصر و دلی فارس و چین و تاتار
ہفت کشور مین غرض ڈنکا بجاتے تھے کبھی
جانگداز و شوار ہوتا تھا کبھی ایسا نہین
سر شرط مردون سے لگا کر سو نہ جاتے تھے کبھی

ظالمون کے ظلم سے تنگ آ کے کرتے تھے جنگ
ہر کسی کو یون نہین ہر گز ستاتے تھے کبھی
تجہہ کو بھی کچھہ یاد ہے اے گردش دنیا ...
... (المنبر)

آفتاب آمد دلیل آفتاب

حریّت کی ہے صدا جب سے بلند
لیڈروں کے کیمپ میں ہے اضطراب

قوم میں تھے بزدلی کے جو خیال
ہیں نظر آتے وہ اب پا در رکاب

لیڈروں کی کھل گئیں خود غرضیاں
ڈالتے تھے جن پہ وہ ہر دم نقاب

قوم میں ہے حریّت پھیلی ہوئی
لیڈروں کو کیوں نہ ہو پھر اضطراب

جن کی فطرت میں غلامی کی ہے بُو
ہیں وہ اس تبدیلِ حالت سے کباب

لیڈروں کی اب نہیں ہے یہہ مجال
قوم کو دیں وہ تحکّم سے جواب

چاہیئے وہ ہم کو یونیورسٹی
دے سکیں ہم جس کو مسلم کا خطاب

گرد جس کے ہوں مدارس قوم کے
جس طرح اختر ہیں گردِ آفتاب

کر سکیں ہم آپ جس کا انتظام
ہو ہمارے ہاتھ میں جس کا نصاب

جس میں صنعت اور تجارت ہو بہم
ہوں مسلمان ان فنون میں کامیاب

فلسفہ کو جس میں ہو حاصل فروغ
جس میں ہو سائنس کی بھی آب و تاب

علم دیں کا جس میں جاری درس ہو
ہوں غرض سب علم جس میں باریاب

ہیں ہے قوم کی یہ رائے عام
جس کو کہہ سکتے ہیں ہم رائے صواب

ہیں مگر کچھہ قوم میں ایسے بھی لوگ
رائے کا ہے جن کی یہہ لب و لباب

ورس گہہ کے نام میں مسلم کا لفظ
گر نہ ہو تو کچھہ نہیں ہے اضطراب

حق نہ گر الحاق کا بھی مل سکے
تب بھی یونیورسٹی ہے لاجواب

ہو اگر سرکار کے قبضہ میں وہ
کر نہیں سکتے ہم اس سے اجتناب

قوم گر مانے نہ اُن کی رائے کو
قوم پر کرتے ہیں وہ نازل عتاب

خواب جو سید نے دیکھا تھا کبھی
ہیں بتاتے اس کی یہہ تعبیرِ خواب

جو ہدایت قوم کو کرتے ہیں وہ
سچ تو یہہ ہے اِنّہ شیٔ عجاب

رائے دیتا ہے جو کوئی فردِ قوم
مانگتے ہیں اس سے چندہ کا حساب

اک بزرگ قوم ہیں جو آج کل....
ہیں علی گڈھ کے فلک پر آفتاب

جن کو سمجھے تھے دلیل قوم ہم
زیب دیتا کاش یہہ ان کو خطاب

شد و مد سے قوم کو دیتے ہیں وہ
مشورہ یہہ با عزاز آب و تاب

قوم نے لی گر نہ یونیورسٹی
چاہتے ہیں جیسی وہ عالیجناب

تو یہہ رکھیں یاد سب افرادِ قوم
خوش نصیبی کو ہے اُن سے اجتناب

قوم کہتی ہے کہ بس رکھئے معاف
میرے مستقبل کو مت کیجئے خراب

آپ بس خود اپنی کیجئے رہبری
ہے اگر منظور اعزاز و خطاب

ہے یہہ مصرع آپ ہی کے حسب حال
آفتاب آمد دلیلِ آفتاب

(مسلم گزٹ)

جاپان بھی طوفان سے نہ بچا

انگلستان جو تباہی برپا کی

ابھی تازہ ہیں چین میں جو خرابی ہوئی وہ بھی کسی کو نہیں بھولی۔ٹرا

ڈائمینڈ ھال گجرات پنجاب
قائم شدہ ۱۸۹۷ء

(مقبول عام ضروری اور کار آمد اشیاء کا پنجاب بھر مین اپنی طرز کا پہلا سٹور)

سرمہ مقوی البصر آنکھونکی تمام شکایتون کیلئے (جولا علاج یا محتاج اپریشن نہ ہون) یعنے دھند ۔ جالا ۔ غبار ۔ خارش ۔ پانی گرنا ۔ سرخی ضعف بصر ۔ ناخنہ ۔ پڑبال اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ کے لیے ہر درجہ کے معززین کی تحریری شہادتون سے ہر عمر کیلئے سعفید مانا گیا ہے ۔ قیمت فی شیشی ۔ ا تولہ ۸ر ۔ ۲ تولہ ۱۴ر ۔ ۳ تولہ ۱؍ ۔ ۴ تولہ ۱؍۴ ۔ ۵ تولہ ۱؍۸
سرمہ لگانیکی سلائی ۱۳؍ طبی اصول پر تیار کیگئی ہے ۔ یہ سلائی خالص چاندی کی بنا کر سرون پر خالص سونا چڑھایا گیا ہے قیمت فی سلائی ۱؍۴

کنول ہیر آئیل ۔ زمانہ جدید کی ایک بے مثل ایجاد ہے ۔ اسکی خوشبو جو اعلیٰ قسم کی تازہ اور دلکش پھولونسے نکالی گئی ہے ایسی نفیس اور خوشگوار ہے کہ صاحب ذوق پھڑک اٹھین قیمت فی شیشی ۱؍ ا ر
حسینا کی خوشبوئے ۹۳۳ ساخت ولایت ہندوستان کے بنے ہوئے عطرات کے سامنے شرماتی ہین ہم ذیل کی خوشبوئیان کارخانہ کی سربند شیشیونمین فروخت کرتے ہین ۔ عنبر چنبیلی ۔ کستوری ۔ نرگس ۔ گلاب ۔ کیوڑا ۔ خس ۔ موتیا ۔ قیمت فی شیشی ۱؍ ر
صابن چنبیلی ۵۵ لنڈن کے نامی کاریگر کا بنایا ہوا ۔ خالص چنبیلی کے پھولونکی خوشبو تین ٹکیا کا بکس قیمت ۱؍۴

کھانسی کی گولیان ۲۱۳ یہ گولیان شیر خوار بچے بوڑھے ہر عمر مین کھانسی کو خواہ کس شدت سے ہو فوراً دور کرتی ہین موسمی کھانسی اور کالی کھانسی کو از حد مفید ہے ۔ پچاس گولیکا بکس قیمت ۸ ر
بال سیاہ کرنیکا خضاب ۲۷ یہ خضاب ... نامی کارخانہ کا بنا ہوا ہے جسے قائم ہوئے ۷۵ سال ہوئے ہین عام خضابونکی طرح یہ دو شیشیونمین نہین ہے یہ ایک ہی شیشی مین رہتا ہے اسکو اسکے استعمال مین مطلق تکلیف نہین ہے اسکو لگانیسے بال آناً فاناً مین سیاہ ہوتے ہین جسم پر کوئی داغ یا دھبہ نہین پڑتا قیمت فی شیشی ۱؍۲ ۔ برش وغیرہ شیشی کے ہمراہ مفت ملتا ہے ۔
نو ایجاد سٹائیلو گرافک پن ۲۷ یہ ایک ہی قلم دو قلمونکا کام دیتی ہے اسکے دونون طرف علیحدہ علیحدہ پوائنٹ ہین ۔ ایک سیاہی کیلئے دوسرا سرخی کیلئے ۔ انکین نبین نہین لگائی جاتین سوئی نر سیاہی اترتی ہے ۔ یہ قلم مدتون کام دیتی ہے قلم کی لمبائی معمولی ہے پانچ انچ ہے ۔ یہ انگلینڈ مین عمدہ ولکینائیٹ سے بنائی گئی ہے استعمال مین زیادہ پایدار ہے ۔ قیمت فی قلم ۱؍۸

مفصل اشتہارات اور مکمل فہرست ۲۷ جس مین دو سو سے زیادہ نفیس اور کار آمد چیزونکا ذکر ہے طلب کرنے پر بلا قیمت ارسال ہوتی ہے ۔ ملنے کا پتہ
شیخ غلام رسول جنرل مرچنٹ و سوداگران ڈائمینڈ ھال گجرات پنجاب

ہو بربادی ہوئی وہ بھی ابھی کل کی بات ہے ان ممالک مین آسمانی حادثات نے جو نقصان پہونچایا ۔ وہ کافی نہ تھا کہ اب جاپان نے بھی ایک خوفناک طوفان کی اطلاع آئی ہے ۔ خبر ہے کہ ناگویہ کا بندرگاہ بالکل تباہ ہونیکے علاوہ دارالسلطنت مین بھی بڑا نقصان ہوا ۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ کم از کم دو ہزار مکانات گر گئے ہین ۔ ان دو ہزار مکانات کے گرنے سے کسقدر مرد عورتین ۔ بوڑھے بچے بے گھر اور بے در ہوئے ہونگے اسکا اندازہ آسانی سے لگایا جا سکتا ہے ۔ اہل جاپان کو جو صدمہ حال مین ہی ان کے پیارے بادشاہ کی موت سے پہونچا ہے وہی کچھ کم نہ تھا کہ اب ان پر یہ تباہی برپا ہوئی چونکہ یہ باتین انسانی طاقت سے باہر ہین اس لئے انسان سوائے افسوس کہنے کے اور کیا کر سکتا ہے افسوس کئی ایک قیمتی جہاز اور کشتیان بلا وجہ پانی مین غرق ہو گئین تجارت

سخت دلازاری

کیا قانون کا کچھہ ڈر نہین رہا معصر ہندوستان مورخہ ۲۰ ستمبر موصولہ ۷ ستمبر کے صفحات ۱۵ لغایت ۱۸ ۔ پر اورنگزیب محی الدین شہنشاہ عالمگیر غازی کے حالات زندگی بیان کرنے ۔ کے بہانہ سے جو جو ناپاک اور دل آزار حملے اس نیک دل مسلمان فرمان روا پر کئے گئے ہین اور اس آڑ مین کروڑہا مسلمانون کا دل دکھایا گیا ہے ۔ قلم کو انکی تشریح کی تاب نہین ۔

کیا حضور سر لوئی ڈین کے اس سرکلر پر جو چند ماہ ہوئے اخبارات کے نامناسب لہجہ اور دل آزار تحریرون کے انسداد کے متعلق شایع ہوا تہا ۔ ایسی نظایر کی صورت مین بھی مناسب توجہ نہ فرمائی جائے گی ۔

(نور)

آئینہ حق نما
مولوی ثناء اللہ ایڈیٹر اہلحدیث کے لاجواب
رسالہ "الہامات مرزا" کا دندان شکن اور مفصل جواب
از قلم [illegible] شیخ یعقوب علی صاحب تراب ایڈیٹر الحکم قادیان مطبع [illegible]
چھپ کر شایع ہو گیا ہے اور ہاتھون ہاتھ فروخت ہو رہا ہے ۔ ۲۰×۲۶ تقطیع پر قریباً ۳۰۰
بزرگی یہ کتاب بہت ہی عمدہ ہے ۔ ہر ایک احمدی کو اسکا پڑھنا اور غیر احمدیون کو سنانا ضروری
ہے قیمت باوجود ضخامت کے بغرض عام اشاعت مجلد عہ بے جلد ۱۲ مع محصولڈاک
بے احمدی احباب بہت جلد درخواستین بھیجکر منگوا لین
سے ہی اور نایاب ہو جائے گی طلب کرین ۔
مہتمم الہ بخش [illegible] دہلی

محبت رسول ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت رکھنے کے علامات اور لوازمات کا بیان

مختصر فہرست کتب موجودہ دفتر الحق دہلی

براہین احمدیہ۔ اگر آپ اسلام کی صداقت قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونے کا ثبوت افضل الانبیا خاتم المرسلین شفیع المذنبین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے دلائل جو تمام فلاسفرون عالمون۔ سائنسدانون کو ساکت و عاجز کر دینے والے ہوں۔ ملاحظہ کرنا چاہیں اگر آپ زندہ خدا زندہ مذہب زندہ کتاب زندہ رسول کے دیکھنے کے شایق ہوں۔ تو آپ اس کتاب کو فوراً خرید کر مطالعہ کریں جس کے جواب دینے کے لیے ! مصنف رحمۃ اللہ علیہ کیطرف سے دس ہزار روپیہ مقرر ہے۔ قیمت ۵ مجلد للعہ

چشمۂ آریہ۔ قانون قدرت کس کو کہتے ہیں اسکی مفصل بحث۔ مسئلہ ختم اعتراضات۔ معجزہ شق القمر کا ثبوت تناسخ و قدامت روح و مادہ کا زبردست عقلی جواب دینے کے لیے پانچسو روپیہ انعام قیمت غیر مجلد ۲ مجلد عہ

شنبری کی اشدہی۔ آریون کی نہایت سست اور قابل فخر شدہیون کی حقیقت اور اصلیت ظاہر کر کے ثابت کر دیا ہے۔ کہ کوئی شدہی دیانندجی کو سچا سمجھکر نہیں ہوئی۔ آریون کی کتابون چھپا ہوا آریون ہے۔ میا تمام حجت کیا ہے۔ کہ آجتک اسکا جواب نہیں ہوا انعامی مبلغ ۵۰۰ روپیہ۔ قیمت صرف ۲ر

وید انجیل اور قرآن کا خدا مضمون نام سے ظاہر ہے۔ قیمت ار

بھجن مقبول۔ دیانندی بھجنون کا جواب قیمت ار

کلام الامام۔ آریون کے لیے ایک ناصحانہ نظم۔ قیمت ار

نیم دعوت۔ آریہ عنیائی۔ اسلامی توحید کا مقابلہ عرش الٰہی کی فلاسفی فرشتون کا عرش کو تھامے رکھنے کی حقیقت قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۳ر

اسلام ترک اسلام دہرمپال کا جواب
قیمت صرف ۶ر

پیغام صلح۔ آریون سے شرائط صلح قیمت ار

کرشن اوتار۔ جناب کرشن مہاراج کے حالات۔ قیمت ار

گائے کی عظمت پر تحقیقی نظر قیمت ار

کفارہ لاجواب رسالہ رد کفارہ۔ نصاریٰ ہیں۔ قیمت صرف ۳ر

برہان علی اعجاز القرآن۔ قرآن مجید کے بلفظہ کلام الٰہی ہونے کا برجستہ ثبوت قیمت ۵ر

تیغ صابریہ بر عقاید آریہ۔ آریون کے عقاید کی تردید قیمت ۲ار

چشمۂ معرفت آریون کے تمام اعتراضات کی تردید۔ اسلام کی صداقت کا زندہ ثبوت۔ قرآن کے الہامی منجانب اللہ ہونے کی زبردست دلیل سے تصدیق قیمت مجلد ہے، غیر مجلد ۱۲ر

رسالہ گوشت خوری۔ آریون کے اعتراضات گوشت خوری کا طبعی وعقلی۔ نقلی۔ علمی ثبوت قیمت ۲ار

دیانند کی لائف پر ریویو۔ ہر ایک تعلیم یافتہ مسلمان مولوی واعظ پیر و جوان کو اس کا مطالعہ ضروری قیمت صرف ۶ر

تحفۂ آریہ سماج یا آریہ سماج کا پول
یہ وہ مشہور لاجواب کتاب ہے جو جگہ مہا پرشاد آریہ مسلم نے ستیارتھ پرکاش کی تردید میں انعامی ۹۔ ہزار روپیہ شایع کی تھی جس کا آجتک جواب نہیں ہوا۔ دو جلدوں میں قیمت ہر دو مجلد ہے
غیر مجلد صرف ۱۲ر

حدوث مادہ۔ اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ مادہ قدیم نہیں بلکہ حادث ہے ساتھ ہی آریون کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ قیمت ۳ر

سفرنامہ روم و شام۔ مرتبہ مولوی شبلی نعمانی قیمت عہ مجلد ۱۲ر

کلید قرآنی جس مضمون کی آیت چاہو اس کی مدد سے ۵ سنٹ میں ایک ہی مضمون کی تمام آیات جہان جہان قرآن مجید میں آئی ہیں فوراً نکل سکتی ہیں۔ قیمت اصلی سے رعایتی للعہ

اصلاح البشر۔ قال اللہ۔ معراج حضور یہ تمام اخلاقی رسالے۔ عالیجناب مولوی خواجہ صدر الدین حسین خان نفیس کی تصنیف ہیں جو ہر چھوٹے بڑے مسلمان کو پڑھنے ضروری ہیں۔ تینوں کی قیمت ۵ر

ذوالفقار علی برگردن دیوثی
غلام حیدر مرتد۔ آریہ کے رسالہ نعرۂ حیدری حصہ اول کا دندان شکن جواب انعامی ۵۰۰ قیمت صرف ۲ر

تنبیہ زبان دراز
بجواب افشائے راز غلام حیدر مرتد کے ضمیمہ نعرۂ حیدری کا ترکی بہ ترکی قابل دید جواب قیمت صرف ار فی روپیہ ۱۶ نسخے

ایک مسلمان کا پیغام اس میں سکھ بنانے کا فلسفہ اور اسلام کی فضیلت گورونانک صاحب کا اسلام اور سکھ قوم کے نام زبردست پیغام قیمت ار فی روپیہ ۱۶ نسخے

پیدایش عالم۔ اس رسالہ میں دیانندی آریہ سماج کے ان تمام دلائل کو معقول منقول سے توڑ دیا ہے جنکے ذریعہ دنیا کو وہ ازلی ابدی مانتے تھے اور آفتاب سے بھی زیادہ روشن دلیلون سے جو آریون کی مسلمہ ہیں دنیا کا حدوث اور ہر ایک سلسلہ عالم کی پیدایش ثابت کر دی ہے نیز لسو منگلا ایک مذہبی دلچسپ اور پر لطف ناول ہے۔ تناسخ قابل دید۔ قیمت ۴ر

عمدہ اصلی ممیرہ اور

ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرہ اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین صاحب مدظلہ کے مجوزہ نسخہ کے موافق تیار کیا گیا ہے۔ اور اصلی نخس کی خود حضرت نے ممیرہ ہونے کی تصدیق کی اس میں ڈالا گیا ہے۔ حضرت نے خود اس سرمے کی نسبت فرمایا۔ کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" اس شہادت کے بعد کسی اور شہادت کی ضرورت نہیں کیونکہ ۴ لاکھ افراد کا امام جو طبی حیثیت اور تجربہ سے بھی امام کہلانیکا مستحق وار ہے اس سرمے کے مفید ہونے کی شہادت دیتا ہے یہ سرمہ دھند جالا پھولا ناخونہ بال بیل سرخی۔ ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لئے بہت ہی مفید ہے سرمہ قسم اول فی تولہ ۔۔ قسم دوم سرمہ اصلی ممیرہ فی تولہ قسم اول ۔۔ دام سے

معجون سلاجیت جمیع اعضا کو نافع سرعت انزال وغیرہ تنگی نفس۔ دق۔ فسادِ معدہ۔ ثقل کم نگ سرد و مثانہ سلسل البول بسیلان منی و یبوست وغیرہ کے لئے نہایت مفید ہے بقدر ولہ نخود صبح کو وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ فی تولہ ۱۲ار

لنگیاں و کلاہ ہر قسم کی لنگیاں مشہور پشاوری اعلیٰ سے اعلیٰ سفید۔ پشمی۔ ریشمی۔ سوتی۔ بشرہ صاف سپید۔ زر باد اصلی پشاوری ٹوپیاں اور ریشمی کی پشاوری جوتیاں ہر قسم کی ہر قیمت کی ملسکتی ہیں جیسے عمدہ

المشتہر

احمد نور کابلی مہاجر سوداگر

قادیان ضلع گورداسپور

خاص دہلی کی سوغاتیں

و کتب مطبوعہ و دیگر اشیاء

جن اصحاب کو دہلی کی کوئی سوغات یا کتب یا ادویات انگریزی و یونانی۔ مرکب و مفرد سیاہی الفت خانی و قلم واسطی یا تیل چنبیلی۔ خوشبودار۔ کلاہ ترکی اور دیگر قسم وغیرہ کی اشیاء مطلوب ہوں۔ وہ ہماری معرفت بکفایت منگا سکتے ہیں کمیشن بالکل معمولی صرف ار فی روپیہ لیا جائیگا نصف یا تہائی قیمت پیشگی آئے۔ باقی کا وی پی کیا جائے گا۔ زیادہ وزنی پارسلوں کی روانگی بذریعہ ریل ہوگی۔ قریب کے اسٹیشن کا پتہ اور نام صاف اور خوشخط لکھیں اور اشیاء مطلوبہ کی تفصیل ایسی ہو کہ تعمیل میں وقت نہ ہو تو انشاء اللہ کوئی چیز خراب یا خلاف منشا نہیجی جائے گی مشہور سوغاتیں یہ ہیں سلیم شاہی جوتی۔ زیورات نقرہ۔ از قسم تو نگے انگوٹھیاں ڈبیاں سٹ ہائے بٹن و تکیض زنجیر دار بٹن۔ گھڑی کی زنجیریں وغیرہ نہایت خوشنما و ولایت تک جاتی ہیں۔ عطر ہر قسم ایک روپیہ تک یہ سب اشیاء ملسکتی ہیں سیاہی الفت خانی فی شیشہ ہر قسم شکرف برائے تحریر ہر قسم قلم واسطی فی بنڈل عطر عطر ضرورت تک تیل چنبیلی عمدہ سے عمدہ فی سیر ۔۔ سے کم فرمائش کی تعمیل نہ ہو گی

کتب مشہورہ مصرو دہلی۔ عربی۔ فارسی۔ اردو۔ قرآن مجید حمائل شریف معرا و مترجم و مبینہ ور۔ مذہبی کتب مناظرہ۔ رد عیسائی۔ رد آریہ۔ وغیرہ ہر قسم کی ملسکتی ہیں جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ ہو ورنہ عدم تعمیل کی شکایت مناسب نہ ہو

شیخ کرم الٰہی و نور الٰہی سوداگران

آسٹیشنری دہلی دریبہ کلاں

مقابلہ

کیا کوئی اور بھی کپڑا سینے کی مشینوں کی ایسی کمپنی ہی جو سنگر کے مقابلہ میں آسکتی تھی؟ ہرگز نہیں! کیونکہ ابھی اس کمپنی نے تمام دنیا کی کمپنیوں کے مقابلہ میں مقام بروسل کی نمائش میں سب سے اعلیٰ درجہ کا تمغہ اور بہت بڑا انعام حاصل کیا ہے۔ علاوہ اس کے اس سے پہلے ۳۰۰ سے زائد تمغے تمام دنیا کی مختلف نمائشوں میں وقتاً فوقتاً عطا ہو چکے ہیں جو آجتک کسی اور کمپنی کو نہیں ملے یہ مشینیں صرف کپڑا سینے کے لیے ہی نہیں بلکہ بوٹ وغیرہ اور چمڑا سینے کے کام میں بھی لاثانی ثابت ہو چکی ہیں جن کی پائداری کے ثبوت میں اس سے زیادہ اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ اس وقت اس کمپنی کی کئی لاکھ مشینیں ماہوار تمام دنیا کے مقامات میں چل رہی ہیں۔ اور آپ پانچ روپیہ کر کے مشین نمبرا خرید لینے سے تھوڑے عرصہ میں ایک مشین کے مالک بن سکتے ہیں۔ بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ ہر بچہ ۵ منٹ میں بخوبی چلانے کا کام سیکھ سکتے ہیں۔ اور پرزے اسقدر پائدار اور مختصر رکھے گئے ہیں۔ کہ ہر شخص کو ان کے سیکھنے میں کوئی دقت نہیں ہوتی ڈہائی سو سے زیادہ اس کے دفتر ہندوستان میں موجود ہیں

سنگر مشین کمپنی

سنہ ۱۹۰۲

دہلی بازار چاندنی چوک

باہتمام منشی محمد عمر [illegible] قاسم علی پرپرائیٹر و پبلشر نے اپنی الحج پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر [illegible] سے شائع کیا